سوال

(9) رسول اللہ ﷺ کے والد ماجد کے ایمان اور عدم ایمان کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ ﷺ کے والد ماجد عبداللہ کے ایمان یا عدم ایمان کے بارے میں کوئی حدیث صحیح صحاح ستہ میں موجود ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح مسلم کے کتاب الایمان میں وسنن ابی داود کے کتاب السنہ میں جو حدیث بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مروی ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے والد ماجد کی وفات ایمان پر نہیں ہوئی ہے اور یہی قول صحیح ہے۔ اور بعض روایات ضعیفہ غیر صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وفات ایمان پر ہوئی ہے، مگر چونکہ یہ روایت بہت ہی کمزور وضعیف ہے، اس لیے قابل حجت اور سند کے نہیں ہے۔ بلکہ صحیح و معتبر وہی روایت ہے جو کہ صحیح مسلم و سنن ابی داود میں ہے۔ لیکن ایسے مسائل میں بحث کرنا عبث و بیکار ہے۔ اس میں سکوت اولیٰ و افضل ہے۔ واللہ أعلم بالصواب۔ (تفصیل کے لے دیکھیں: أدلۃ معتقد أبی حنیفۃ فی أبوی الرسول ﷺ للملا علی القاری الحنفی (ص: ۸۵) اس کتاب میں مولف نے قرآن و سنت اور اجماع کی روشنی میں مذکورہ بالا موقف کا اثبات کیا ہے اور مخالف دلائل کو ضعیف و موضوع اور منکر باور کرایا ہے۔ نیز ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اس مسئلے میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا موقف بایں الفاظ نقل کیا ہے: ''ووالدا رسول اللہ ماتا علی الکفر'' (ص: ٦٢) نیز ملا علی قاری رحمہ اللہ ''شرح الفقہ الأکبر'' میں فرماتے ہیں: ''ووالدا رسول اللہ ﷺ ماتا علی الکفر، وھذا رد علی من قال: إنھما ماتا علی الایمان، أو ماتا علی الکفر ثم أحیاھما اللہ فماتا فی مقام الایمان'' (شرح الفقہ الأکبر، ص: ۳۱۰)

عبارت صحیح و مسلم و سنن أبی داود کی ذیل میں مرقوم ہے، مع عبارت شرح صحیح مسلم للنووی رحمہ اللہ کے:

''حدثنا موسی بن اسماعیل نا حماد عن ثابت عن أنس أن رجلا قال: یا رسول اللہ! أین أبی؟ قال: أبوک فی النار، فلما قفی قال: ان أبی وأباک فی النار'' (رواہ أبو داود) (مسند أحمد (۳ 119) سنن أبی داود، رقم الحدیث ۴۷۱۸)

''ہمیں موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں حماد نے ثابت کے واسطے سے اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہا کہ ایک شخص نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے باپ کا کیا انجام ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ جہنم میں ہے۔ پھر جب وہ پلٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا اور تمھارا باپ جہنم میں ہیں۔''

اس کی روایت ابوداود نے کی ہے۔''

''حدثنا أبو بکر بن أبی شیبۃ قال: نا عفان، قال: نا حماد بن سلمۃ عن ثابت عن أنس أن رجلا قال: یا رسول اللہ! أین أبی؟ قال: فی النار، قال فلما قفی دعاہ فقال: ان أبی وأباک فی النار'' (رواہ مسلم) (صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۰۳۰)

''ہمیں ابو بکر بن ابی شیبہ نے بتایا، انھوں نے کہا کہ ہمیں عفان نے، انھوں نے کہا کہ ہمیں حماد بن سلمہ نے ثابت کے واسطے سے اور وہ انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ ایک آدمی نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے باپ کا کیا انجام ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم میں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ شخص پلٹا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور کہا کہ میرے اور تمھارے باپ جہنم میں ہوں گے۔ ''اس کی روایت مسلم نے کی ہے۔''

قال النووی فی شرح مسلم:

''فیہ أن من مات علی الکفر فھو فی النار، ولا تنفعہ قرابۃ المقربین، وفیہ أن من مات فی الفترۃ علی ما کانت علیہ العرب من عبادۃ الأوثان فھو من أھل النار، ولیس ھذا مؤاخذۃ قبل بلوغ الدعوۃ، فإن ھؤلاء کانت قد بلغتھم دعوۃ ابراھیم وغیرہ من الأنبیاء صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیھم۔'' (شرح صحیح مسلم للنووی ۳ /۷۹)

''امام نووی نے مسلم کی شرح میں فرمایا: اس حدیث میں یہ ہے کہ جس کی موت حالتِ کفر میں ہوئی تو وہ جہنم میں ہوگا اور اس کو مقربین کی قرابت نفع نہ دے گی۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ جو نبوت سے پہلے والے دور میں، عربوں کی عادت کے مطابق بت پرستی کرتے ہوئے مرا تو وہ بھی جہنمیوں میں سے ہوگا اور یہ مواخذہ ایسا نہیں کہ دعوت اسلامی کے پہنچنے سے قبل ہو، بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جن تک دعوت ابراہیمی اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی دعوت پہنچ چکی تھی۔''

حررہ

محمد شمس الحق عفا عنہ رب الطق

بقلم عبدالمنان جنگی پوری

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

صفحہ نمبر 92

محدث فتویٰ